سوال

(160) کیا نبی نبوت سے پہلے گنہگار تھے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

سپارہ 26 سورۃ فتح شروع۔ فتح دی تجھ کو فتح ظاہر۔ اور بخش دیئے تیرے اگلے پچھلے گناہ اللہ تعالیٰ پیغمبر ﷺ کی طرف اشارہ فرما کر یہ آیت نازل فرماتا ہے۔ اس سے ظاہر ہوا کہ نبی پہلے گناہ گار تھا۔ اور آئندہ بھی گناہ کرنے والا ہے۔ معصوم تو نہ ہوا۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

پہلے پچھلے گناہ معاف کرنے کا ذکر وہاں ہوتا ہے۔ جہاں یہ بتانا مقصود ہوتا ہے کہ گناہ صادر ہی نہیں ہوئے جیسا کہ اصحاب بدر رضوان اللہ عنہم اجمعین کے حق میں فرمایا۔ اعْمَلُوا مَا شِئْتُم ''جو چاہو کرو میں نے تم کو بخش دیا۔'' اس سے مراد ہے کہ تم سے گناہ صادر نہ ہوں گے۔ اصل بات یہ ہے کہ مغفرت اور غفران اکثر تو گناہ ہونے کے بعد ذنوب گناہوں پر سے تعلق رکھتا ہے۔ مگر کبھی گناہ کو وجود میں آنے سے مانع ہو کر اپنا اثر دکھاتا ہے۔ جیسے فرمایا۔ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۱۷۳ سورة البقرة

''یعنی جو کوئی سخت بھوک کی وجہ سے مجبور ہو کر حرام کھا لے اس پر گناہ نہیں۔ بے شک اللہ غفور و رحیم ہے۔'' ال اثم علیه سے ثابت ہوا کہ گناہ اس پر آیا ہی نہیں۔ پھر فرمایا۔ اللہ غفور و رحیم ہے۔ جب گناہ صادر ہی نہیں تو غفور کا تعلق کیا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ مغفرت اور غفران کے دو اثر ہیں۔ ایک یہ کہ گناہ وجود میں آ کر بخشا جائے۔ دوم گناہ صادر ہی نہ ہو۔ پس معنی آیت زیر بحث کے یہ ہیں۔ کہ خدا ظاہر کر دے گا۔ کہ تیری پہلی اور پچھلی زندگی میں گناہ صادر ہی نہیں ہوئے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد 01 ص 362